

اسائنمنٹ نمبر 2

سوال نمبر:

روزہ کی اہمیت اور فلسفہ بیان کیجیے۔ نیز اس کے انفرادی اور اجتماعی فوائد و غمگرات بھی بیان کیجیے۔

روزہ کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو ارکان اسلام میں بنیادی رکن کے طور پر تیسرے درجے پر رکھا گیا ہے۔ روزہ طلوع آفتاب سے شروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات سے اجتناب ہے۔ آپ نے روزہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔“

روزہ کا لغوی معنی

روزہ کو عربی زبان میں ’صوم‘ کہتے ہیں

جس کا معنی کسی کام سے رُک جانا ہے۔ اس کا مطلب بازار سہنا، یا ٹھہر جانا بھی ہے۔

روزہ کا اصطلاحی معنی

اصطلاح میں اس سے مراد عجر سے لے کر مغرب تک کھانے پینے، فعل جنسی اور دیگر برائیوں سے مکمل اجتناب کرنا ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں روزہ

قرآن وحدیث میں صوم و صائم کے لفظ آئے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں اسے روزہ کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(البقرہ: 189)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اتموا الصیام الی الیل ۝ (البقرہ: 187)

سورۃ البقرہ میں ایک اللہ فرماتا ہے:

”اور اگرچہ جاؤ تو روزہ رکھنا چاہا ہے

یہ زیادہ بہتر ہے“

آرپی نے فرمایا:

”جو بندہ رمضان کا ایک روزہ بھی بفر

عند کے چھوڑے اور پھر قیام ظہر روز رکھے

تو (ایک روزے) کی تلافی نہیں ہو سکتی۔“

(جامع ترمذی)

حدیث اقدسی ہے:

”روزہ میرے لیے ہے اور میں

ہی اسکی جزا دوں گا۔“

روزہ کی فریفت

روزہ سن دو ہجری میں تحویلِ کعبہ کے واقعہ سے دس روز بعد
ماہِ شعبان میں نازل ہوا۔ آیتِ روزہ شعبان کے مہینے میں
نازل ہوئی، جس میں رمضان المبارک کو ماہِ عیاش قرار
دینے پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے
کو پالے تو وہ اس کے روزے فرور رکھے“

اس آیت مبارکہ میں روز رکھنے کا حکم ہے اس صاحب
ایمان کو دیا گیا ہے، جو اپنی زندگی میں اس ماہِ مقدس کو
پالے۔ ایک اور جگہ فرمایا:

”اور کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ تم کو
سیاہ دھاری سے صبح سفید دھاری
غایاں نظر آجائے۔ تب رات
تک روزہ پورا کرو۔“

حدیث شریف میں آتا ہے: رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور
شوال کا چاند دیکھ کر فاکرو۔ اس لیے ہر تندرست مسلمان، عاقل
بالغ، مقیم مرد و عورت امیر و غریب پرفرض ہے۔

روزہ کا فلسفہ

روزہ صرف بھوک پیاس کا نام نہیں۔ اس
سے انسان کی مختلف پہلوؤں کی درستگی کرتا ہے۔ اس کا فلسفہ،
اس کا مقصد صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک بھوکا رہنے کے
علاوہ تقویٰ کا حصول، شکر کا حصول، احساس و ہمدردی

کے جذبے کا حصول اور ضبط نفس ہے۔ روزہ کا فلسفہ مندرجہ ذیل

عناصیر پر مشتمل ہے:

۱ تقویٰ کا حصول

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! پھر روزے

فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے

تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (البقرہ: ۱۸۵)

اہل ایمان پھر روزے سے اس لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ وہ متقی

اور پیر بہینہ گار بن جائیں۔ روزے کا سب سے بڑا مقصد انسان کی

سیرت میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔

۲ شکر کا حصول

روزہ کا ایک اہم فلسفہ مقام شکر کا حصول ہے۔

سارا دل بھوکا پیاسا رہنے سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف

دل میں خوب بیٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا احساس

ہوتا ہے۔ روزہ انسان میں جھنجھکاؤ کا خوف ختم کرتا ہے۔ وہ جانتا

پاکہ دینے والی ذات اللہ کی ہے۔ اور جتنا بھی اُسکے پاس ہے، اس کا

شکر کرنا لازم ہے۔

۳ احساس و ہمدردی کا جذبہ

روزے کا ایک مقصد ایک دوسرے

کا احساس و ہمدردی اور امداد بائمی کی روح پیدا کرنا ہے۔ روزہ یہ

احساس پیدا کرتا ہے کہ فاقہ میں کیسی اذیت اور تکلیف ہوتی

ہے اور اسے غریبوں کے فاقوں کا احساس ہوتا ہے پھر اس میں

ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۴ ضبط نفس

روزہ ضبط نفس پر زور دیتا ہے۔ یہ انسان کے

قلب و باطن کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک صاف کر دیتا ہے۔ یہ جسم کو اپنا پابند بنا کر مادی قوتوں کو لگا دیتا ہے جس سے روح قوی تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

روزہ کے اثرات

روزہ انسان پر، اسکے اخلاق پر، اسکے معاشرے پر مختلف اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ انسان کو ایک مہینے میں ایسی مشق کی تربیت دیتا ہے جو اسکے یہ ماہ رمضان کے بعد بھی انسان کو راہ راست پر رکھتی ہے۔ روزے کے مندرجہ ذیل اثرات ہیں:

۱) روزہ کے اخلاقی و روحانی اثرات

روزہ انسان میں اخلاقی لحاظ سے بہت سی تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان کی روح پر بھی اثر کرتی ہے:

۱) اخلاص

روزے سے انسان کے اندر اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت کا جو عجز بندے اور خدا کو ہی معلوم ہوتی ہے۔ انسان تنہائی میں بھی مملوئے چیزوں سے پرہیز کرتا ہے

(ii) تزکیہ نفس

روزے سے انسان اندر اخلاص و تزکیہ نفس کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور روزہ نفس کی پاکیزگی بھی کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”محقق وہ فلاح پا گیا جس نے اپنا
تزکیہ کر لیا“ (الاعلیٰ: ۱۴)

(iii) قبول دعا

روزے دار سے اللہ بہت خوش ہوتا ہے، اس لیے اللہ

روزہ کے سماجی اثرات

اگرچہ روزہ انفرادی فعل ہے لیکن نماز کے باجماعت ہونے کی وجہ سے جس طرح یہ اجتماعی فعل بن جاتی ہے اسی طرح روزہ رکھنے کے لیے ایک خاص مہینے کے تقرر نے اس فعل کو ایک اجتماعی عمل بنا دیا ہے۔ روزے کے سماجی اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1) اجتماعی احساس

اجتماعی عمل سے لوگوں میں فطری اور اصلی وحدت پیدا ہوتی ہے۔ نسلی اور طبقاتی تفریق کو ختم کرنے میں روزہ اہم ترین کردار ادا کرتا ہے کہ جب افطاری کے وقت امیر و غریب سب ایک دسترخوان پر جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر خوشی و مسرت کی فضا میں روزہ افطار کرتے ہیں۔

2) معاشرے کی تشکیل

روزہ رکھنے سے انسان کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ایک اچھا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جس سے افراد کے اندر اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

3) وقت کی باندی

ماہِ رمضان میں سحری و افطاری کی اوقات کار کے مطابق افراد ہی وقت کی باندی کا درس ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ وہی قومیں ترقی و شہرہ کی منزل نشیں ہوتی ہیں جو وقت کی قدر کو پہچانتی ہیں اور اپنے فرائض کو وقت پر ادا کرتی ہیں۔

روزہ کے آداب

روزہ رکھنے کے کچھ آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) روزہ اس کی روح کو مطابقت رکھا جائے

روزہ کا مطلب ہے بے گناہ سے

رکنا۔ لیکن اگر انسان گناہوں سے باز نہیں آتا تو روزہ کا حقیقتاً کوئی فائدہ حاصل نہیں۔ اگر انسان زائد طرف روزہ بھی رکھا ہو اور دوسری طرف چھوٹ بھی ہو تو یہ عہدی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ ناپ تول میں کمی بھی کر رہا ہے تو وہ شخص روزہ کی حقیقی فوائد و ثمرات نہیں سمیٹ سکتا۔ گناہ نہ چھوڑنے کی وجہ سے اس کی روح پاکیزہ نہیں ہوتی اور اس کے نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

(۲) ریاکاری سے پاک ہو

روزہ سے تزکیہ نفس، امدادِ باہمی اور عدل

اجتماعی کے مقاصد اس وقت حاصل ہوں گے جب روزہ دکھا اور یاریا کاری کیلئے نہ ہو بلکہ خالص اللہ کی رضا کیلئے ہو۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

”جس نے دکھا اور کیلئے روزہ رکھا
اس نے شرک کیا۔“ (الحديث)

(۳) روزہ خواہش نفس کیلئے نہ ہو

یعنی روزہ اپنے نفس کی خواہش

کو پورا کرنے کیلئے نہ رکھا ہو جیسے یہ نہ سوچے کہ ”اگر روزہ نہ رکھا

تو لوگ کیا کہیں گے کہ دیکھو اتنا محنت مند اور تنومند جسم کا

مالک ہے۔ ایسے مقصد کا حامل روزہ کبھی بھی اس کے مقاصد سے آشنا

(۴) روزے کا مقصد ايمان اور احتساب ذات ہے:

اگر روزے کا مقصد

ايمان اور احتساب ذات ہو تو تزکیہ نفس، امداد باہمی اور
عدل اجتماعی جیسے مقاصد کو بہت اہمیت اہمیت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔
آپ کا ارشاد ہے:

”جس نے ايمان اور احتساب کے ساتھ
رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ
گناہ بخش دیے جاتے ہیں“

خلاصہ بحث

روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے جیسا کہ ارشاد
باری تعالیٰ ہے ”لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“ تاکہ تم یہ تمیزگار بن جاؤ“ سے
(ف) واقع ہے۔ تقویٰ بنیادی طور پر انسان کے اندر جواب دہی کا
احساس پیدا کرتا ہے کیونکہ عشرہ کے دن بند رکوا پنے مالک کی
بارگاہ میں اپنے تمام اعمال کے ساتھ پیش ہونا ہے اور وہاں
کسی سے کوئی روایت نہیں لہتی جائے گی۔ سفارش بھی انہی کی ہو
سکتی جن کے بارے میں اللہ اپنے انبیاء اور دیگر مومنین کو ارشاد
فرمائے گا۔ یہ بھی پیش نظر ہے کہ تقویٰ پر استقامت کے ساتھ
کار بند رہنا صبر کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ اور صبر حقیقی طور پر روزے
سے حاصل ہوتا ہے۔

بقول اقبال:

اُس کی امیدیں قلیل، اُس کے مقاصد جلیل

اُس کی ادا دل فریب، اُس کی نگہ دل باز

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو

رزم ہو یا نرم ہو، پاک دل و پاک باز